

## 163059 - خاوند اولاد پیدائش کر سکے تو کیا طلاق یا خلع طلب کرنا صحیح ہے؟

سوال

میری سات قبل شادی ہوتی اور میں اپنے خاوند کے ساتھ امریکہ میں رہائش پذیر ہوں، میری مشکل یہ ہے کہ میر اخاوند اولاد پیدائشیں کر سکتا، ڈاکٹروں نے کئی بار مصنوعی طریقہ سے بھی اولاد کو شش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، میں نے فیصلہ کیا اللہ کی رضا پر راضی ہو کر معاملہ اللہ کے سپرد کر دوں، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سے دعا بھی کرتی رہوں اور استغفار بھی کثرت سے کروں۔

لیکن میں بہت اتنا ہٹ سی محسوس کرتی ہوں، کیونکہ امریکہ میں ایک باپر عورت کے لیے ملازمت کرنا آسان نہیں میرانہ تو کوئی بچہ ہے جس کی دیکھ بھال کروں، اور نہ ہی ملامت کرتی ہوں، میر اخاوند تقریباً دس گھنٹے روزانہ کام کرتا ہے، میں اکثر اوقات یہ محسوس کرتی ہوں کہ اس حالت میں رہ کر میں اپنے آپ پر ظلم کر رہی ہوں۔

مجھے کوئی اور خاوند تلاش کرنا چاہیے تاکہ میں ماں بن سکوں، یا پھر اپنے ملک واپس چل جاؤں تاکہ مجھے آسانی سے کوئی کام مل جائے اور میں مشغول ہو کر وقت گزار سکوں، میرے گھروں کی رائے بھی یہی ہے، لیکن مجھے بتائیں اس سلسلہ میں دین کی رائے کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

بانجھ ہونا یا پھر اولاد پیدائش کر سکنے کو بعض فتحاء کرام نے ایسا عیب شمار کیا ہے جس کی بناء پر عورت کو اگر پہلے علم نہ تھا کہ خاوند بانجھ ہے تو اسے فتح نکاح کا حق حاصل ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ کا کہنا ہے :

"صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب جس سے نکاح کا مقصد جاتا رہے اور پورا نہ ہو تو وہ عیب معتبر ہو گا، بلاشک و شبہ نکاح کے اہم ترین مقاصد میں استنایع اور خدمت اور اولاد پیدا کرنا ہے، اس لیے اگر اس میں کوئی مانع ہو تو وہ عیب شمار ہو گا، اس بناء پر اگر بیوی نے اپنے خاوند کو بانجھ پایا یا پھر وہ خود بانجھ ہو تو یہ عیب ہے" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (220/12).

مزید آپ سوال نمبر (43496) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اس لیے اگر عورت کو نکاح سے قبل یا نکاح کے بعد عیب کا علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہو گئی تو اس کا حق فتح ساقط ہو جائیگا۔

زادہ مستقمع میں درج ہے :

"اور جو کوئی عیب پر راضی ہو گیا، یا پھر اسے اس عیب کے معلوم ہونے کی کوئی دلیل پانی گئی تو اس کو نکاح فتح کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہو گا" انتہی

آپ کے سوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس پر راضی تھی اور آپ نے اجر و ثواب کی نیت کر رکھی ہے۔

اس لیے اگر آپ اپنے خاوند کو چھوڑنا چاہتی میں تو آپ کے لیے طلاق طلب کرنے یا پھر خلع کرنے کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں ہے۔

دوم:

اگر عورت کو بغیر اولاد پیدا کیے ضرر و نقصان ہوتا ہے اور اسے خدشہ ہو کہ وہ خاوند کے حقوق ادا نہیں کر سکتی یا پھر وہ کفریہ ملک میں رہنا ناپسند کرے اور اپنے آپ پر فقط کا خطرہ ہو، اور اس کا خاوند اسے اسلامی ملک میں واپس بھیجنے سے انکار کر دے تو ایسی عورت کے لیے طلاق یا خلع طلب کرنا مباح ہو جاتا ہے۔

حالانکہ اصل میں بغیر کسی عذر کے طلاق یا خلع طلب کرنا حرام ہے، کیونکہ ابو داؤد اور ترمذی کی روایت کردہ حدیث میں اس کی ممانعت آتی ہے۔

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت اور سبب و تسلی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوبی حرام ہے"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1178) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً خلع لیئے والیاں منافقات ہیں"

طبرانی الکبیر (339/17) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح اجماع حدیث نمبر (1934) میں صحیح قرار دیا ہے۔

خاوند کی نافرمانی اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کر سکنے کے خدشہ کے وقت خلع حاصل کرنے کے جواز پر درج ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی:

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تودین میں کوئی عیب لکھتی ہوں، اور نہ ہی اخلاق میں، لیکن میں اسلام میں کفر و ناشکری کو ناپسند کرتی ہوں۔"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

تو اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اپنا باغ قبول کرلو، اور اسے ایک طلاق دے دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5273).

اور ابن ماجہ میں درج ذیل الفاظ ہیں :

"ثابت بن قیس کی بیوی کہنے لگی :

"میں اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے اس کی طاقت نہیں رکھتی"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2056) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح فرار دیا ہے۔

اس لیے آپ کو اپنے معاملہ میں دیکھنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے، اور آپ طلاق یا خلع طلب کرنے میں جلدی مت کریں، بلکہ طلاق یا خلع کو جائز کرنے والے اسباب کی حالت میں ہی طلاق یا خلع کا مطالبہ کریں، کیونکہ اس حالت میں آپ کا خاوند کے ساتھ رہنے میں نقصان و ضرور ہو تو ایسا کر لیں۔

لیکن صرف اولاد پیدا نہ کرنا اسے جائز فرار نہیں دے، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ اس کے بعد جس خاوند سے شادی کریں اس سے بھی کوئی اولاد نہ ہو تو پھر؟۔

کتنی ہی ایسی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے خاوند کے باوجود ہونے پر صبر سے کام لیا حتیٰ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل و کرم سے نواز کر اولاد دے دی، اور اگر یہ باوجود پن آپ کی جانب سے ہوتا یعنی آپ اولاد پیدا نہ کر سکتی اور آپ کا خاوند آپ کو طلاق دینا چاہتا تو کیا آپ وکھ اور تکلیف محسوس نہ کرتیں، اور اسے بے وفائی تصور نہ کرتیں۔

رہا مسئلہ فارغ رہنے کا کہ آپ فارغ رہتی میں تو اس کا علاج کی طرح کیا جا سکتا ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (47398) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

ربی ملازمت توجہ آپ کو اپنے خاوند کے انحرافات کافی ہیں تو آپ ملازمت کے بارہ میں مت سوچیں، کیونکہ آپ کا خاوند کافی کرتا اور آپ پر خرچ کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ اپنے اردو گرد تلاش کریں تو آپ کو مناسب کام مل سکتا ہے یعنی مسلمان بچوں کی تعلیم اور انہیں قرآن مجید حفظ کروانا، اور گھر میں پیٹھ کر مختلف کام کرنے میں مدد اور ہدایت کریں اور گھر میں مدد اور ہدایت کریں اور اس کے متعلق مدد اور ہدایت کریں اور اس کے متعلق مدد اور ہدایت کریں۔

آپ کو ہماری وصیت و نصیحت ہے کہ آپ کسی اسلامک سینٹر سے منسلک ہو جائیں، اور نیک و صالح سوسائٹی اور سیلیاں اپنائیں، اور ان سے کسی نیک و صالح کام میں معاونت حاصل کریں، اور اپنا وقت طلب علم میں بسر کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید حفظ کر کے جتنا ممکن ہو سکے مشروع طریقہ سے نیکیاں جمع کر کے وقت کو مشغول کر لیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی صحیح راہنمائی فرمائے، اور آپ کو نیک و صالح اولاد عطا کر کے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

واللہ اعلم۔